S_1997_1_442_444

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1997 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

یونین آف انڈیا اور دیگران

بنام۔

رابعہ بیکانر وغیرہ

7 جولائی 1997

کے۔ راماسوامی اور ڈی۔ پی۔ وادھوا، جسٹسز

سروس کا قانون:

ریلوے ملازمین کے لیے فیملی پنشن اسکیم، 1964 - عارضی مزدور چھ ماہ کی خدمت کرنے کے بعد عارضی کارکن کا درجہ حاصل کرنا - عارضی عہدے پر تقرری سے پہلے کارکن کی موت - خاندانی پنشن کا دعوی کرنے والی بیوہ - منعقد، مدعا علیہ - بیوہ جو خاندانی پنشن کی حقدار نہیں ہے تاہم، اگر ٹریبونل کے احکامات کے مطابق اسے کوئی رقم ادا کی گئی ہے، تو وہ وصول نہیں کی جاسکتی۔

رام کمار بنام یونین آف انڈیا (1988) 2 ایس سی آر 138 اور یونین آف انڈیا بنام سکنتی اور دیگر 97(5) اسکیل 494 پر انحصار کیا۔

پربھاوتی دیوی بنام یونین آف انڈیا (1996) 7 ایس سی سی 27، قابل اطلاق قرار دیا گیا۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1997 دیوانی اپیل نمبر 4373 وغیرہ۔

1994 کے او اے نمبر 474 میں سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل جودھ پور کے مورخہ 8.3.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اے ایم سنگھوی، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، ایچ ایل اگروال، اے ڈی این راؤ، اروند کے آر۔ شرما، انو بھا جین، ایس ڈبلیو اے قادری، اندرا ساہنی، ڈی پی مکھرجی، بی کے گپتا، نندنی مکھرجی، ایس کے سریواستو، کے ایل جنجانی، سمنت بھاردواج، دیویندر کے آر. جی ایل دیوینی اور مردولہ رے بھاردواج، حاضر پارٹیوں کے لیے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

قانون کا سوال جو تعین کے لیے پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے: کیا ریلوے اسٹیبلشمنٹ میں کسی عارضی مزدور کی بیوہ، جس کی موت چھ ماہ کی خدمت کرنے اور عارضی کارکن کا درجہ حاصل کرنے کے بعد ہوئی لیکن اسکریننگ کے بعد عارضی عہدے پر تقرری سے پہلے 1964 کی فیملی پنشن اسکیم کے تحت فیملی پنشن کی حقدار ہے؟ اس سوال پر اس عدالت کی بنچ نے رام کمار بنام یونین آف انڈیا (1988) 2 ایس سی آر 138 میں 144 پر غور کیا تھا۔ اس عدالت نے اس طرح فیصلہ دیا تھا:

"یہ فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کا موقف ہے کہ عارضی ریلوے خدمت گزاروں کو بھی پنشن کا کوئی فائدہ قابل قبول نہیں ہے اور اس لیے عارضی حیثیت حاصل کرنے والے عارضی مزدوروں کو ریٹائرمنٹ کا فائدہ دستیاب نہیں ہے۔ ہمیں ریلوے اسٹیبلشمنٹ دستور العمل میں مختلف توضیعات ساتھ ساتھ انتظامیہ کی طرف سے جاری کردہ مختلف احکامات اور ہدایات بھی دکھائی گئی ہیں۔ ہم فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل سے اتفاق کرتے ہیں کہ پنشن کا ریٹائرمنٹ کا فائدہ ملازمین کے کسی بھی زمرے کے لیے قابل قبول نہیں ہے۔"

ریلوے بورڈ نے اپنے خط میں ایس نمبر 3214 سرکلر نمبر 720-E/0-IX (پنشن) لکھا ہے۔ مورخہ 26 اکتوبر 1965 نے سوال کی جانچ پڑتال کے بعد کہا تھا کہ "ریلوے ملازمین کے لیے فیملی پنشن اسکیم، 1964 پنشن کے قابل اداروں پر باقاعدہ ملازمین کے معاملے میں لاگو ہوتی ہے۔ چونکہ عارضی مزدوروں کو صرف باقاعدہ عارضی عہدوں کے خلاف ان کے انضمام پر پنشن کے قابل اسٹیبلشمنٹ میں لایا جائے گا، اس کے بعد وہ باقاعدہ عارضی عہدوں کے خلاف ان کے انضمام کی تاریخ سے اسکیم کے دائرہ کار میں آئیں گے۔ دوسرے لفظوں میں، ریلوے ملازمین کے لیے فیملی پنشن اسکیم، 1964 کے فوائد ایسے ملازم کی ملازمت کے دوران موت کی صورت میں صرف اس صورت میں قابل قبول ہوں گے جب اس نے باقاعدہ عارضی عہدے پر شامل ہونے کی تاریخ سے کم از کم ایک سال کی مسلسل خدمت کی مدت مکمل کی ہو۔

مدعا علیہان کی بیواؤں کے فاضل وکیل کی طرف سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ ریلوے اسٹیبلشمنٹ دستی کے پیراگراف 2511-"ان عارضی مزدوروں کے لیے قابل قبول حقوق اور مراعات جنہیں چھ ماہ کی مسلسل نوکری مکمل کرنے کے بعد عارضی مانا جاتا ہے" کے تحت، وہ خاندانی پنشن کے حقدار ہیں۔ ہمیں دلیل کو قبول کرنا مشکل لگتا ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ چھ ماہ تک ریلوے انتظامیہ میں کام کرنے والا ہر عارضی مزدور عارضی حیثیت کا حقدار ہے۔ اس کے بعد انہیں فہرست میں شامل کیا جائے گا۔ پینل میں شامل ہونے کے بعد، انہیں

مجاز اتھارٹی کے ذریعے چھانٹ کیا جانا ضروری ہے اور جب بھی باقاعدہ اسٹیبلشمنٹ میں عارضی عہدوں کے لیے آسامیاں دستیاب ہوں، انہیں چھانٹ کے بعد میرٹ کی ترتیب میں مقرر کیا جانا چاہیے۔ان کی تقرری پر، انہیں عارضی عہدے پر کم از کم ایک سال کی خدمت بھی کرنی ہوتی ہے۔مذکورہ پوزیشن کے پیش نظر، اگر ان ملازمین میں سے کوئی جس نے ایک سال کی مطلوبہ کم از کم خدمت کی تھی، وہ بھی عارضی عہدے پر تقرری کے بعد، خدمت کے دوران فوت ہو گیا، تو اس کی بیوہ فیملی پنشن اسکیم، 1964 کے تحت پنشن کا اہل ہو گی۔ان تمام معاملات میں، اگرچہ ان میں سے کچھ کی جانچ پڑتال کی گئی ہے، پھر بھی تقرری نہیں دی گئی کیونکہ عارضی آسامیاں واضح طور پر دستیاب نہیں تھیں یا کچھ معاملات میں وہ جانچ کے اہل بھی نہیں تھے کیونکہ آسامیاں بعد از مرگ دستیاب ہو جاتی ہیں۔ان حالات میں مدعا علیہ بیوائیں خاندانی پنشن کے فوائد کے اہل نہیں ہیں۔

فاضل وکیل نے پربھاوتی دیوی بنام یونین آف انڈیا (1996) 7 ایس سی سی 27 کے فیصلے پر سختی سے انحصار کیا۔اس میں، حقائق یہ تھے کہ سال 1981 سے 27 اپریل 1993 تک، اپیل کنندہ کے شوہر نے عارضی کارکن کے طور پر کام کیا تھا اور ریلوے اسٹیبلشمنٹ دستور العمل کے قاعدہ 2315 کے تحت بیان کردہ متبادل کا درجہ حاصل کیا تھا، باقاعدہ اسٹیبلشمنٹ میں ان عہدوں پر لاگو تنخواہ اور الاؤنس کے باقاعدہ پیمانے پر جن میں وہ ملازم تھے۔چونکہ وہ باقاعدہ عہدے پر کام کرتے ہوئے فوت ہو گیا، اس لیے اس کی بیوہ پنشن اسکیم کے فوائد کا دعوی کرنے کی اہل ہو گئی۔اس طرح، اس معاملے میں، اپیل کنندہ کا شوہر ریلوے اسٹیبلشمنٹ میں باقاعدہ تنخواہ میں کام کرنے والا متبادل تھا۔ظاہر ہے، ان کی جانچ پڑتال کی گئی اور انہیں عارضی حیثیت پر بھی مقرر کیا گیا لیکن عارضی عہدے پر تقرری دینے کے بجائے، انہیں متبادل کے طور پر سمجھا گیا اور جب باقاعدہ امیدوار چھٹی پر گئے تو انہیں اس خالی جگہ پر مقرر کیا گیا۔ان حالات میں، اس عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ ایسے ملازم کی بیوہ خاندانی پنشن کے فائدے کی حقدار ہے۔اوپر کا تناسب ان معاملات پر لاگو نہیں ہوتا جن کا یہاں پہلے حوالہ دیا گیا ہے۔اس سوال پر یونین آف انڈیا بنام سکنتی اور دیگر ایس ایل پی (سی) نمبر۔ 3341/93 وغیرہ میں اس عدالت حالیہ فیصلے میں بھی غور کیا گیا تھا جس میں 30 جولائی 1996 کو فیصلہ دیا گیا تھا جس میں رام کمار کے معاملے میں تناسب پر انحصار کرتے ہوئے اس عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ عارضی مزدوری کی بیوہ کو کوئی ریٹائرمنٹ کا فائدہ دستیاب نہیں تھا جسے اس کی موت تک باقاعدہ نہیں کیا گیا تھا۔اس طرح، ہمارا خیال ہے کہ جواب دہندگان کو پنشن کے فوائد دینے میں ٹریبونلز کی طرف سے لیا گیا نظریہ واضح طور پر غیر قانونی ہے۔

اپیلوں کو اسی کے مطابق اجازت دی جاتی ہے اور او اے ایس کو مسترد کر دیا جاتا ہے، لیکن حالات

میں، بغیر کسی اخراجات کے۔ تاہم، اگر ٹربیونل کے احکامات کے مطابق کوئی رقم پہلے ہی ادا کی جا چکی ہے، تو وہ ان سے وصول نہیں کی جا سکتی۔

آر۔ پی۔

اپیلوں کی اجازت ہے

Meraj U Din Sofi
I am the author of this document

03.08.24